

پریس کانفرنس

معزز صحافی حضرات۔ السلام علیکم

ہم اس پریس کانفرنس میں تشریف لانے پر آپ سب کا دلی شکریہ ادا کرتے ہیں۔

معزز صحافی حضرات!

ہم چند روز قبل سندھ کے سابق وزیر داخلہ کی جانب سے ایم کیو ایم پر لگائے گئے من گھڑت، بیہودہ اور بے بنیاد الزامات کا جواب اپنی پریس کانفرنس میں دے چکے ہیں لیکن ایم کیو ایم اور اس کے ہمدرد عوام سے بیجانفرت کرنے والے متعصب عناصر کی جانب سے ایم کیو ایم پر الزام تراشیوں کا سلسلہ بدستور جاری ہے جو انتہائی قابل مذمت ہے۔

معزز صحافی حضرات!

ذوالفقار مرزا نے لندن میں قائد تحریک جناب الطاف حسین سے اپنی ملاقات کے حوالے سے جو یہ شرمناک بہتان لگایا ہے کہ الطاف حسین نے اس سے یہ کہا کہ امریکہ پاکستان توڑنا چاہتا ہے اور ایم کیو ایم اس میں امریکہ کے ساتھ ہے۔ ہم ایک بار پھر واضح اور دو ٹوک الفاظ میں کہتے ہیں کہ یہ سراسر جھوٹ، بے بنیاد اور ایک انتہائی مضحکہ خیز الزام ہے جس کی کوئی حقیقت نہیں۔ یہ ایک محب وطن جماعت کی کردار کشی کی انتہائی بھونڈی، گھناؤنی اور انتہائی گھٹیا کوشش ہے۔ یہ بات کس قدر مضحکہ خیز ہے اس کا اندازہ اسی بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ بقول ذوالفقار مرزا قائد تحریک الطاف حسین نے یہ بات اپنے سینئر رہنماؤں کے سامنے کرنے کے بجائے ذوالفقار مرزا سے کی۔ یعنی قائد تحریک الطاف حسین کو اپنے سینئر رفقاء کے بجائے ایک ایسے شخص پر اعتماد تھا جس سے وہ پہلی مرتبہ ملاقات کر رہے تھے۔ ہم ایک اور بات یہاں کہنا چاہیں گے کہ اگر کوئی شخص جھوٹا قرآن اٹھا کر کسی پر بھی کوئی بہتان لگا دے تو کیا اس پر اعتبار کر لیا جائے گا اور اگر قرآن اٹھا کر کسی پر جھوٹے بہتان کو سچ ماننا ہے تو کیا پھر عدالتوں اور قانون کی کوئی ضرورت نہیں اور تمام فیصلے اسی طرح کر لئے جائیں؟

معزز صحافی حضرات

جب 19 جون 1992ء کو ایم کیو ایم کے خلاف فوجی آپریشن شروع کیا گیا تو اس آپریشن کو درست اور جائز قرار دینے اور ایم کیو ایم کو ملک دشمن جماعت قرار دینے کیلئے اس وقت بھی اسی طرح ایم کیو ایم پر کراچی کو علیحدہ ریاست بنانے اور جناح پور کا انتہائی شرمناک، جھوٹا اور بے بنیاد الزام لگایا گیا تھا اور اس الزام کو سچا ثابت کرنے کیلئے جناح پور کا خود ساختہ نقشہ بھی صحافیوں کو پیش کیا گیا لیکن جب ایم کیو ایم نے چیلنج کیا کہ اگر یہ الزام سچا ہے تو عدالت میں پیش کیا جائے تو فوج کی جانب سے واضح الفاظ میں اس الزام کی تردید کی گئی اور فوج کے محکمہ اطلاعات آئی ایس پی آر کی جانب سے باقاعدہ بیان جاری کیا گیا کہ فوج نے جناح پور کا کوئی نقشہ برآمد نہیں کیا۔ اس دور کے فوجی حکام نے بھی کچھ عرصہ قبل ٹی وی پر آ کر خود قوم کے سامنے اعتراف کیا کہ جناح پور کی سازش ایک ڈرامہ تھا۔ ہم آپ کے ذریعے پوری قوم سے سوال کرتے ہیں کہ ایک جھوٹے الزام کی بنیاد پر ایم کیو ایم کے خلاف برسوں بدترین ریاستی آپریشن کیا گیا اور اس کے ہزاروں کارکنوں کو شہید کر دیا گیا لیکن جب یہ الزام غلط ثابت ہو گیا اور الزام لگانے والوں نے اس کے ڈرامہ ہونے کا اعتراف بھی کر لیا تو اس کے باوجود آج بھی اس شرمناک الزام کا ڈھول کیوں پیٹا جاتا ہے؟ جناح پور کے نقشہ کی طرح آج پھر ایم کیو ایم کو ملک دشمن جماعت قرار دینے کیلئے ویسا ہی

ڈرامہ رچایا جا رہا ہے۔

معزز صحافی حضرات!

ایم کیو ایم ایک محب وطن جماعت ہے جو پاکستان کی سلامتی و بقاء اور استحکام پر پھر پور یقین رکھتی ہے اور یہ بات ریکارڈ پر موجود ہے کہ قائد تحریک الطاف حسین خود اپنے خطابات اور بیانات میں بعض امریکی تجزیہ نگاروں کی کتابوں اور تفصیلی مضامین میں پاکستان کے مستقبل کے حوالے سے جو سنگین باتیں کی گئیں ان سے کافی عرصہ پہلے گئی بار قوم کو خود آگاہ کر چکے ہیں اور ایک محب وطن پاکستانی کی حیثیت سے اس پر اپنی تشویش کا اظہار کر چکے ہیں اور پاکستان کی بقاء کیلئے قوم کو متحد ہونے کا درس دیتے آئے ہیں لیکن یہ شرمناک امر ہے کہ قائد تحریک الطاف حسین اور ایم کیو ایم کے خلاف ہی بہتان تراشی کا عمل کیا جا رہا ہے۔ ایم کیو ایم کو ملک دشمن، غدار اور دہشت گرد قرار دینے کیلئے اس کا میڈیا ٹرائل کیا جا رہا ہے۔

معزز صحافی حضرات

ذوالفقار مرزا نے اپنی پریس کانفرنس میں برطانیہ کے سابق وزیر اعظم ٹونی بلیر کے نام قائد تحریک جناب الطاف حسین سے منسوب ایک مبینہ خط کا ذکر بھی کیا ہے جسے بعض متعصب تجزیہ نگار اور اینکر پرسن کی جانب سے بہت اچھا لگا جا رہا ہے اور اس مبینہ خط کو بھی ایم کیو ایم کے میڈیا ٹرائل کیلئے خوب استعمال کیا جا رہا ہے۔ بد قسمتی سے پاکستان کی سیاست اس قسم کے ڈراموں اور افسانوں سے بھری پڑی ہے جس میں کسی بھی مخالف جماعت یا بڑے سیاسی رہنما کا امیج عوام کی نظر میں خراب کرنے اور اس کا میڈیا ٹرائل کرنے کیلئے اسی طرح کے ڈرامے رچائے گئے۔ جب اگست 1990ء میں پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت ختم کی گئی تو اسی طرح کی میڈیا ٹرائل مہم کے تحت پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئر پرسن محترمہ بینظیر بھٹو شہید سے بھی ایک مبینہ خط منسوب کر دیا گیا تھا جو 24 ستمبر 1990ء کو ایک امریکی سینیٹر پیٹر گیل برینتھ کو لکھا گیا تھا اور اس مبینہ خط میں پاکستان کی عسکری اور معاشی امداد بند کرنے کی بات کی گئی تھی اور اس وقت کے بھارتی وزیر اعظم وی پی سنگھ پر یہ زور دیا گیا تھا کہ پاکستان کی افواج کو سرحدوں پر مصروف کر دیا جائے۔ آج اسی طرح کا ڈرامہ رچاتے ہوئے عوام کو گمراہ کرنے کیلئے قائد تحریک الطاف حسین سے بھی ایک جعلی خط منسوب کر دیا گیا ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ خط جعلی، جھوٹا اور من گھڑت ہے اور ایم کیو ایم کو بدنام کرنے کی شرمناک مہم کا حصہ ہے۔ اس کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ اس مبینہ خط میں ایم کیو ایم کے سیکریٹریٹ کا پتہ colindale لکھا گیا ہے جبکہ 2001ء سے ایم کیو ایم کا سیکریٹریٹ ایجویر میں واقع ہے اور کولنڈیل اور ایجویر دو مختلف علاقے ہیں۔

چونکہ اس مبینہ خط پر بہت بحث کی جا رہی ہے لہذا آئیے اس مبینہ خط کے مندرجات پر بھی تفصیلی روشنی ڈالتے ہیں تاکہ عوام بھی حقیقت سے آگاہ ہو سکیں۔ میڈیا میں پیش کئے گئے اس مبینہ خط کے آغاز میں کہا گیا ہے کہ ”ایم کیو ایم ہر قسم کی دہشت گردی، مذہبی انتہا پسندی اور تشدد کے خلاف ہے اور حقیقی جمہوریت کی حامی ہے“۔ اگر خط کے باقی مندرجات کو صحیح مانا جا رہا ہے تو اس بات کیوں نہیں مانا جاتا؟

اس مبینہ خط کے پہلے نکتے میں جس معاہدے کا ذکر ہے تو جنہوں نے یہ جعلی اور جھوٹا خط پیش کیا ہے وہ یہ خود ساختہ معاہدہ بھی عدالت اور قوم کے سامنے پیش کیوں نہیں کر دیتے؟ اور قوم کو یہ کیوں نہیں بتاتے کہ اس معاہدے پر ایم کیو ایم اور برطانیہ کی جانب سے کس کس نے دستخط کئے۔ جہاں تک دہشت گردی کے خلاف انٹرنیشنل کمیونٹی کا ساتھ دینے کی بات ہے تو یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں، ایم کیو ایم ایک نظریاتی اور اصولی جماعت ہے جو شروع دن سے دہشت گردی، مذہبی انتہا پسندی اور تشدد کے خلاف ہے اسی لئے اس نے نائن الیون کے واقعہ کے بعد دہشت گردی کے خلاف جنگ میں انٹرنیشنل کمیونٹی سے اظہار یکجہتی کا کھلا اعلان کیا اور اس کے عملی مظاہرے کیلئے 26 ستمبر 2001ء کو کراچی میں ایک بہت بڑی پرامن ریلی منعقد کی۔ یہ قائد تحریک الطاف حسین کا وژن ہی تھا اور حقیقت پسندانہ تھا یہی وجہ ہے کہ اس وقت ارباب اختیار، مسلح افواج اور اسٹیبلشمنٹ نے بھی حقیقت پسندانہ پالیسی اختیار کرتے ہوئے پاکستان کے مفاد میں دہشت گردی کے خلاف جنگ میں عالمی برادری کا ساتھ دیا اور آج بھی پاکستان کی مسلح افواج پاکستان کو بچانے کیلئے دہشت گردی کے خلاف جنگ میں مصروف ہے اور قربانیاں دے رہی ہے۔

اس مبینہ خط کے پوائنٹ نمبر 2 میں یہ کہا گیا ہے ”ایم کیو ایم صوبہ سندھ اور پنجاب کے دیہات اور قصبوں میں ہیومن رائٹس کیلئے لامحدود وسائل مہیا کرے گی اور انتہا پسندوں اور طالبان سے روابط رکھنے والی تنظیموں اور مدارس کی نگرانی کرے گی“۔ یہ انتہائی مضحکہ خیز بات ہے کیونکہ پہلی بات تو یہ ہے کہ

2001ء میں اندرون سندھ اور پنجاب میں ایم کیو ایم نہ ہونے کے برابر تھی تو وہ یہ دعویٰ کس طرح کر سکتی ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ ہیومن رائٹس اور مدارس کی نگرانی سوائے سرکاری ایجنسیوں کے کوئی اور کر ہی نہیں سکتا۔

اس مبینہ خط کے پوائنٹ نمبر 3 میں یہ کہا گیا ہے ”امدادی کارکنوں کے بھیس میں مخصوص گروپوں کو افغانستان بھیجا جائے گا تاکہ مغربی انٹیلی جنس ایجنسیوں کو اطلاعات فراہم کی جاسکے۔“ یہ بات بھی کسی لطیفہ سے کم نہیں کیونکہ جہاں صورتحال یہ ہو کہ طالبان سے نقصان پہنچنے کے خطرے کے پیش نظر ایم کیو ایم کا کوئی فرد پشاور نہ جاسکتا ہو وہ افغانستان کس طرح جاسکتا ہے۔ اسی صورتحال کی وجہ سے ہم صوبہ سرحد میں اپنا تنظیمی کام نہ کر سکے۔

معزز صحافی حضرات

اس مبینہ خط میں ان پوائنٹس کے بعد یہ کہا گیا ہے کہ ان خدمات کے صلے میں ہم اپنی اور پاکستان کی بھلائی کیلئے کچھ مقاصد حاصل کرنے کی ضمانت چاہتے ہیں۔

(a) ”صوبہ سندھ اور وفاق میں گورنمنٹ میں برابر کی شراکت داری۔“

یہ تو ایم کیو ایم کا ہی مطالبہ نہیں بلکہ ہر صوبہ کے ہر طبقہ آبادی کا مطالبہ ہے، اب تو لوگ کھلے عام اپنے لئے الگ صوبہ کی بات کر رہے ہیں لہذا اس میں کوئی غلط بات ہے۔

(b) ”تعلیم، روزگار، فوج اور انتظامیہ سمیت زندگی کے تمام شعبوں میں مساوی حصہ۔“

یہ ایسی کوئی بات ہے جسے ملک دشمنی اور غداری سے تعبیر کیا جا رہا ہے۔

(c) ”مہاجر اور سندھیوں پر مشتمل مقامی پولیس کی ضرورت ہے“

یہ تو ہمارا شروع سے مطالبہ رہا ہے کہ پولیس و انتظامیہ مقامی لوگوں پر مشتمل ہونی چاہیے۔ اس میں کوئی غداری کی بات ہے؟

(d) ”صوبوں کو مکمل خود مختاری دی جائے، وفاق صرف دفاع، خارجہ اور خزانہ کے محکمے اپنے پاس رکھے اور ان تین شعبوں میں بھی تمام صوبوں کو مساوی نمائندگی دی جائے“

کوئی ایسی جماعت ہے جو صوبائی خود مختاری کی بات نہ کرتی ہو، تقریباً ہر جماعت کا یہی موقف ہے تو پھر اسے کس طرح غداری سے تعبیر کیا جاسکتا ہے؟ جہاں تک اس خط میں آئی ایس آئی پر پابندی لگانے کی بات ہے تو یہ بات بھی ریکارڈ پر موجود ہے کہ 1992ء میں ایم کیو ایم کے خلاف شروع ہونے والا آپریشن 2001ء میں بھی جاری تھا اور اس وقت جنرل پرویز مشرف کی حکومت بھی ایم کیو ایم پر غداری کے الزامات لگاتی تھی۔ ایم کیو ایم نے جب 1991ء میں بر ملا اس بات کا اظہار کیا کہ سیاسی معاملات میں فوج اور سرکاری ایجنسیوں کی مداخلت نہیں ہونی چاہیے تو اس بات کو غداری سے تعبیر کر کے ایم کیو ایم کے خلاف ریاستی آپریشن کیا گیا اور چند لوگوں کی تیار کردہ گمراہ کن پالیسی کے تحت ایم کیو ایم کو ختم کرنے کیلئے اس وقت سرکاری ایجنسیوں نے جو کردار ادا کیا تھا اس سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ ایم کیو ایم پر تو جو مظالم ڈھائے گئے وہ تاریخ کا حصہ بن چکے ہیں اور آج 20 سال بعد سابق وزیر اعظم میاں نواز شریف نے فوج اور آئی ایس آئی کے بارے میں کئی بار جو کچھ فرمایا ہے اس کو کیا کہا جائے گا؟

معزز صحافی حضرات

ہم سمجھتے ہیں کہ آئی ایس آئی کے حوالے سے اس نکتہ کے ذریعے فوج کے حلقوں میں ایم کیو ایم کے بارے میں غلط فہمی پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اگر ایم کیو ایم فوج یا آئی ایس آئی کے خلاف ہوتی تو جب 2009ء میں امریکہ کے دباؤ پر آئی ایس آئی کو وفاقی وزارت داخلہ کے ماتحت کرنے کی کوشش کی گئی تو ایم کیو ایم اس کی مخالفت نہ کرتی۔ 2009ء ہی میں جب امریکہ کی جانب سے کیری لوگر بل پیش کیا گیا جس میں فوج، آئی ایس آئی اور دیگر انٹیلی جنس ایجنسیوں کے معاملات پر قدغن لگانے کی کوشش کی گئی تو ایم کیو ایم نے حکومت میں شامل ہونے کے باوجود پارلیمنٹ سمیت ہر فورم پر کیری لوگر بل کی جس

طرح کھل کر مخالفت کی اور اس اہم قومی معاملے پر ایم کیو ایم نے جو اصولی موقف اختیار کیا وہ پوری قوم کے سامنے ہے۔ اس کے بعد بھی دہشت گردی کے خلاف جنگ میں ایم کیو ایم اور قائد تحریک جناب الطاف حسین نے جس طرح مسلح افواج اور قومی سلامتی کے اداروں کا کھل کر ساتھ دیا ہے وہ بھی قوم کے سامنے ہے۔ ایم کیو ایم کے اسی جراتمندانہ اور اصولی موقف کی وجہ سے اکثر لوگوں نے ایم کیو ایم کو فوج اور اسٹیبلشمنٹ کی جماعت ہونے کے طعنے بھی دیے لیکن ہم نے ملک کے عظیم تر مفاد میں ان تمام طعنوں اور بیہودہ الزامات کا ہنس کر سامنا کیا۔ ایسی محبت وطن جماعت پر ملک دشمنی کے بہتان لگانا اور اس کے قائد کو ملک دشمن اور غدار قرار دینا شرمناک ہی نہیں بلکہ حب الوطنی کی توہین ہے اور جو لوگ ایسا گھناؤنا اور شرمناک عمل کر رہے ہیں اصل میں وہی ملک کے غدار اور کھلے دشمن ہیں اور اس طرح کا عمل کر کے ایم کیو ایم اور مہاجر قوم کو دیوار سے لگانے کی شرمناک کوشش کر رہے ہیں۔

معزز صحافی حضرات!

ذوالفقار مرزا مہاجر دشمنی میں اس قدر آگے بڑھ چکا ہے کہ اس نے دروغ گوئی کی انتہاء کرتے ہوئے ایم کیو ایم پر ایک اور انتہائی گھٹیا اور سراسر من گھڑت الزام عائد کیا ہے کہ کراچی پورٹ ٹرسٹ سے نیو فورسز کے کنٹینرز غائب کئے گئے جن میں اسلحہ لایا گیا تھا۔ ہم سوال کرتے ہیں کہ اگر یہ کنٹینرز غائب ہوئے ہیں تو کس تھانے یا سرکاری محکمے میں کنٹینرز کے غائب ہونے کی رپورٹ درج ہوئی اور حکومت کی جانب سے ان کی بازیابی کیلئے کیا اقدامات کئے گئے؟ ہم ذوالفقار مرزا کے اس جھوٹے اور بے بنیاد الزام کی سخت ترین الفاظ میں مذمت کرتے ہیں اور سپریم کورٹ کے چیف جسٹس افتخار محمد چوہدری سے اپیل کرتے ہیں کہ اس الزام کی تحقیقات کرائی جائے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ امریکہ اور نیو فورسز کو بھی ذوالفقار مرزا کے اس الزام کا نوٹس لینا چاہئے۔

اس کے علاوہ ذوالفقار مرزا نے میڈیا پر آ کر یہ اعتراف کیا ہے کہ انہوں نے اپنی وزارت داخلہ کے دور میں تین لاکھ اسلحہ لائسنس جاری کئے ہیں اور یہ تک کہا ہے کہ یہ لائسنس شادی بیاہ کی تقریبات میں فائرنگ کرنے کیلئے نہیں دیئے گئے تھے۔ ہم چیف جسٹس آف پاکستان سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ اس کی تحقیقات کرائیں کہ کیا ذوالفقار مرزا کی جانب سے تین لاکھ اسلحہ لائسنس کا اجراء آئینی اور قانونی تقاضوں کو پورے کرتے ہوئے جاری کئے گئے ہیں؟ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ لاکھوں اسلحہ لائسنس جاری کر کے ذوالفقار مرزا نے اعتراف کر لیا ہے کہ وہ سندھ میں قتل و غارتگری اور خانہ جنگی کیلئے مسلح لشکر تیار کر رہا ہے۔

معزز صحافی حضرات!

پیپلز پارٹی بلوچستان کے سابق عہدیدار لشکری رییسانی نے قانون نافذ کرنے والے اداروں کی جانب سے گرفتار کئے گئے ایک دہشت گرد کو میڈیا کے سامنے پیش کرنے پر تعصب اور عصبیت کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ میڈیا پر ایک بلوچ نوجوان کو پیش کر کے بلوچ قوم کو سوا کیا جا رہا ہے اور حکومت کو فیصلہ کرنا ہوگا کہ وہ سیاست بچانا چاہتی ہے یا ریاست۔

ملک بھر کے عوام اس حقیقت سے اچھی طرح واقف ہیں کہ رمضان المبارک میں بے گناہ مہاجروں کو گاڑیوں میں باقاعدہ شناخت کر کے اتار اتار کر اغواء کیا گیا، انہیں لیاری کے مختلف علاقوں میں قائم کئے گئے عقوبت خانوں میں وحشیانہ تشدد کا نشانہ بنایا گیا، گولیاں مار کر انہیں شہید کیا، انہیں ذبح کر کے ان کے سر تن سے جدا کر دیئے اور جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے بوریوں میں بند کر کے کراچی کے مختلف علاقوں میں پھینک دیا۔ کیا لشکری رییسانی کو ان بے گناہ مہاجروں کے وحشیانہ قتل کا کوئی افسوس نہیں اور اس وقت انہیں ریاست خطرے میں کیوں نظر نہیں آئی؟ لشکری رییسانی نے کئی پہاڑی سے دہشت گردوں کی گرفتاری کا تذکرہ کیا لیکن وہ یہ بھول گئے کہ یہ کئی پہاڑی ہی ہے جہاں سے مسلح دہشت گرد بے گناہ مہاجر آبادیوں پر جدید ترین ہتھیاروں سے حملے کرتے رہے ہیں اور اسی جگہ پر واقع مساجد سے باقاعدہ اعلانات کر کے کہا گیا کہ مہاجر یہودیوں کی اولاد ہیں اور ان کے خلاف جہاد جائز ہے۔ اس وقت لشکری رییسانی کو ریاست خطرے میں کیوں نظر نہیں آئی؟ کیا بانیان پاکستان کی اولادوں کا قتل عام جائز ہے؟ کیا انہوں نے مہاجروں کو لادارث تصور کر لیا ہے؟ لشکری رییسانی خود کو پشتونوں کا ہمدرد ثابت کر رہے ہیں لیکن وہ قوم کو ساتھ ساتھ یہ بھی بتائیں کہ بلوچستان میں سینکڑوں پنجابیوں کو چن چن کر قتل کرنے

والے کون ہیں اور بے گناہ پاکستانیوں کے قتل پر ان کی زبان پر تالے کیوں لگ جاتے ہیں؟

معزز صحافی حضرات!

متحدہ قومی موومنٹ عدلیہ کی آزادی کا کھلے دل سے احترام کرتی ہے اور چاہتی ہے کہ ایم کیو ایم پر عائد کئے گئے جھوٹے اور بے بنیاد الزامات کو عدالت میں ثابت کیا جائے اور جب تک یہ الزامات ثبوت و شواہد کی روشنی میں ثابت نہ ہو جائیں اس وقت تک کسی بھی ملزم کو مجرم نہ گردانا جائے۔ اس کے برعکس بعض سیاسی و مذہبی رہنما، بعض آئینی و قانونی ماہرین، بعض وکلاء اور تجزیہ نگار اور بعض اینکر پرسن عدالت کی کارروائی پر اثر انداز ہونے کی کوشش کر رہے ہیں اور بعض الزامات کی بنیاد پر جج کی طرح فیصلے جاری کر رہے ہیں۔ ہم ایسے تمام حضرات سے کہتے ہیں کہ وہ عدالت کو اپنا کام کرنے دیں اور جب تک کسی پر کوئی الزام ثابت نہ ہو جائے اس وقت تک کسی کو مجرم قرار دینے سے گریز کریں۔

جہاں تک اجمل پہاڑی کا تعلق ہے تو اجمل پہاڑی کو 2000ء میں بھی گرفتار کر کے سرکاری ٹارچر سیل میں تشدد کا نشانہ بنا کر 100 افراد کو قتل کرنے کا اعتراف کرایا گیا تھا اور اب بھی یہ کہا جا رہا ہے کہ اجمل پہاڑی نے سو افراد کو قتل کرنے کا اعتراف کیا ہے اور اس نے بھارت سے ٹریننگ حاصل کی ہے۔ دنیا جانتی ہے کہ پاکستان میں تفتیش کیلئے تشدد کے کون کون سے طریقہ اختیار کئے جاتے ہیں اور کس طرح ہاتھی کو ہرن بنایا جاتا ہے۔ جہاں تک اجمل پہاڑی کا بھارت سے تربیت حاصل کرنے کا الزام ہے تو جب ایک ریاستی پالیسی کے تحت پوری مہاجر قوم پر تاریخ کا بدترین فوجی آپریشن کیا جا رہا تھا اور مہاجروں کی نسل کشی کی جا رہی تھی تو اس وقت ایم کیو ایم کے کارکنان اپنی زندگیوں کے تحفظ کیلئے بیرون ملک جانے لگے۔ جسے اپنی جان بچانے کیلئے امریکہ، کینیڈا، برطانیہ اور مغربی ممالک جانے کا موقع ملا وہاں چلا گیا اور جسے بھارت جانے کا موقع ملا وہ بھارت چلا گیا لیکن کسی ملک میں پناہ لینے کے عمل کو بنیاد بنا کر اس پر بھارت سے تربیت کا الزام عائد کرنا سراسر نا انصافی ہے۔ ہمارا سوال ہے کہ ماضی میں نیپ کے رہنماؤں پر جب غداری کے الزامات عائد کئے گئے تو انہوں نے کن ممالک میں جا کر پناہ حاصل کی، جنرل ضیاء کے دور میں پیپلز پارٹی کے خلاف آپریشن ہوا تو ان کے رہنماؤں نے مختلف ممالک میں جا کر پناہ حاصل کی اور آج بلوچستان میں بلوچوں کے خلاف آپریشن ہو رہا ہے تو کیا بلوچ نوجوان اپنی زندگیوں کے تحفظ کیلئے مختلف ممالک میں پناہ لینے پر مجبور نہیں ہوئے؟ ہمارا سوال یہ ہے کہ 18 کروڑ عوام میں سے کیا صرف اجمل پہاڑی کی بے آئی ٹی ہے اور کیا دیگر سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں اور کارکنوں پر ملک دشمنی اور غداری کے الزامات عائد نہیں کئے گئے؟

معزز صحافی حضرات!

یہ انتہائی دردناک حقیقت ہے کہ مختلف سیاسی و مذہبی جماعتوں، وکلاء برادری اور میڈیا کی جانب سے مہاجر قوم کو تنقید کا نشانہ بنا کر انہیں دیوار سے لگانے کا مذموم عمل کیا جا رہا ہے۔ ہم ملک بھر کے محبت و وطن عوام سے سوال کرتے ہیں کہ 1964ء میں جب فیئلڈ مارشل ایوب خان نے محترمہ فاطمہ جناح کا ساتھ دینے کی پاداش میں لیاقت آباد میں مہاجروں کا قتل عام کیا تھا کیا اس وقت ایم کیو ایم موجود تھی؟ جب 1973ء میں لسانی بل کے نام پر مہاجروں کا خون بہایا گیا کیا اس وقت ایم کیو ایم موجود تھی؟ ہم سپریم کورٹ بار کی صدر محترمہ عاصمہ جہانگیر سے سوال کرتے ہیں کہ وہ قوم کو بتائیں کیا 14 دسمبر 1986ء میں سانحہ قصبہ علیگڑھ کے موقع پر مہاجروں کی آبادیوں پر مسلح حملہ کر کے سینکڑوں افراد کو خاک و خون میں نہلانے والے کون تھے؟ سانحہ 30 ستمبر 1988ء میں حیدرآباد کی گلیوں کو بے گناہ مہاجروں کے خون سے رنگین کرنے اور گھر گھر صف ماتم بچھانے والے کون تھے؟ کیا کٹی پہاڑی سے مہاجروں کی آبادیوں پر حملہ کی شروعات ایم کیو ایم نے کی تھی؟ سانحہ شیر شاہ کے بے گناہ دکانداروں کے قاتل کون ہیں اور انہیں کس کی ایما پر رہا کرایا گیا؟ کیا یہ سفاک قاتل انسانیت کے دشمن نہیں ہیں؟ کیا رمضان المبارک کے مہینے میں بے گناہ مہاجروں کے وحشیانہ قتل عام اور ان کی گردنیں کاٹنے کا عمل ایم کیو ایم نے کیا؟ ہم سمجھتے ہیں کہ جو عناصرا ایم کیو ایم پر جھوٹے اور بے بنیاد الزامات عائد کر رہے ہیں انہیں شرم کرنی چاہئے۔ یہاں ہم نے محض چند واقعات کا ذکر کیا ہے ورنہ قتل عام کے واقعات اور سانحات تو اس قدر ہیں کہ ایک کیا کٹی پریس کانفرنسوں میں ان کی تفصیلات بیان کرنا مشکل ہے۔

ہم آخر میں تمام سیاسی و مذہبی جماعتوں، وکلاء رہنماؤں، تجزیہ نگاروں، صحافیوں، اینکر پرسن اور کالم نگاروں سے کہتے ہیں کہ اگر انہیں واقعی ملک سے محبت ہے تو خدا را اپنی آنکھوں سے نفرت اور تعصب کی عینک اتار کر حالات کو دیکھیں اور بیجا الزام تراشیوں اور بہتان تراشیوں سے گریز کریں اور ملک میں حقیقی جمہوریت اور غریب و متوسط طبقہ سے جنم لینے والی واحد جماعت متحدہ قومی موومنٹ کو اپنی نفرت، تعصب اور سازشوں کی بھینٹ نہ چڑھائیں۔ ہم یہ واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ اس قسم کی سازشوں سے ایم کیو ایم کو ختم نہیں کیا جاسکتا اور نہ ہی ہمیں حق پرستی کی اس جدوجہد سے باز رکھا جاسکتا ہے۔ اگر متعصبانہ سوچ اور عمل کا سلسلہ بند نہ کیا گیا اور ایم کیو ایم اور مہاجرین کو دیوار سے لگانے کا سلسلہ جاری رکھا گیا تو ایسا عمل پاکستان اور اس کے عوام کے مفاد میں ہرگز نہ ہوگا۔

ہم آخر میں ایم کیو ایم کے تمام کارکنوں اور صوبہ سندھ، پنجاب، بلوچستان، خیبر پختونخوا، آزاد کشمیر، گلگت بلتستان اور قبائلی علاقوں سمیت ملک کے چپہ چپہ اور دنیا کے مختلف ممالک میں موجود ایم کیو ایم کے تمام ہمدردوں سے کہتے ہیں کہ وہ ان سازشوں سے ہرگز مایوس نہ ہوں، اپنی صفوں میں اتحاد برقرار رکھیں اللہ تعالیٰ کی ذات پر یقین رکھیں۔ وہی بہتر انصاف کرنے والا ہے۔ ماضی میں بھی ایم کیو ایم کو ختم کرنے اور مظلوم عوام کو قائد تحریک الطاف حسین سے بدظن کرنے کیلئے اسی طرح کی گھناؤنی سازشیں کی گئیں تھیں اور الزامات اور منفی پروپیگنڈوں کا طوفان کھڑا کیا گیا تھا لیکن اللہ تعالیٰ کا نظام انصاف ہے کہ وقت نے ان تمام الزامات کو غلط اور جھوٹ ثابت کیا اور قائد تحریک الطاف حسین اور ایم کیو ایم کو دنیا کے سامنے سرخرو کیا، جو لوگ آج بھی یہ شرمناک عمل کر رہے ہیں انشاء اللہ ہمیشہ کی طرح انہیں بھی اپنے ناپاک ارادوں میں جلد ہی ناکامی اور عبرتناک شکست کا سامنا ہوگا۔